اَلوَسِیلَۃُ طَرِیقَۃُ الصَّحَابَۃِ

المعروف

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ وسیلہ

مُفسّرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، فیضِ مِلّت
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ

www.faizahmedowaisi.com

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

الوسيلة طريقة الصحابة

المعروف

صحابہ کرام کا طریقۂ وسیلہ

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَا نَبِیَّ بَعۡدَهٗ

امابعد! فقیراس سال ۱۴۲۱ھ ماہ ربیع الاول کے آخر میں مدینہ طیبہ سے واپس رفقاء سمیت جدہ ائیر پورٹ پہنچا۔ ڈرائیور بدو تھا اس کی گاڑی میں چند رسائل نظر آئے۔ با اجازت ڈرائیور فقیر نے وہ تمام رسائل اُٹھا لئے مختلف موضوع پر وہ کُل تین رسالے تھے ان میں ایک رسالہ ”الوسیلہ“ عربی میں تھا کُل ۴۰ ۵ صفحات ہونگے قرآن واحادیث اور ابن تیمیہ وابن کثیر وابن قیم کے اقوال سے ثابت کیا گیا کہ وسیلہ ہر طرح سے شرک ہے۔ آیات واحادیث وہی جو بتوں اور بت پرستوں کے لئے وارد ہیں اور ابن تیمیہ مع اتباعہ خوارج کی نشانی۔

فقیر نے اس رسالہ میں صرف صحابہ کرام کے متعلق احادیث نمونہ کے طور پر جمع کر کے اس رسالہ کا نام رکھا ہے ”الوسیلہ طریقۃ الصحابہ“ اہلِ اسلام یقین کریں کہ صحابہ کرام سے لے کر تا حال سوائے ابن تیمیہ مع اتباعہ اور محمد عبدالوہاب نجدی کے وسیلہ کا کوئی منکر نہیں۔ ابن تیمیہ مع اتباعہ اور محمد بن عبدالوہاب بالاتفاق خوارج (خارجی فرقہ) ہیں۔ اب اہل اسلام کے اختیار میں ہے کہ وہ خوارج میں شامل ہوں یا جمہور اہل اسلام کے ساتھ رہیں۔

وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اما بعد! وسیلہ بنیادی مسئلہ ہے بہت سے مسائل اسی پر موقوف ہیں۔ اہل سنت کو انہی مسائل کی بنیاد پر وہابی دیوبندی مشرک گردانتے ہیں۔ فقیر ان کا اور اہل سنت کا مؤقف پیش کرتا ہے۔

عقیدۂ وھابیہ نجدیہ: حضراتِ انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر ان کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے تو وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب گو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح مغرور نہیں کہ کوئی رعایتی (وہ شخص جس کے ساتھ کچھ لحاظ کیا جائے) بہُتیرا (بہت زیادہ) ہی التجا کرے اس کی طرف مارے غرور کے خیال نہیں کرتے اسلئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تا کہ انہیں کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اس کو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے۔

(تقویۃ الایمان) [1]

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی۔ (تقویۃ الایمان) [2]

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔

(تقویۃ الایمان) [3]

عقیدۂ اھل سنت: ترجمہ: حضراتِ انبیاء و اولیاء درگاہِ الٰہی میں وسیلہ ہیں اور ان کے توسل (ذریعہ) سے دعا جلد قبول ہوتی ہے اور ان کی برکاتِ وسیلہ سے مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

---

[1] (تقویۃ الایمان، الفصل الثالث فی ذکر ۃ الاشراک فی التصرف، صفحہ ۶۸، مکتبہ خلیل، یُوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، جنوری ۱۹۹۹)

[2] (تقویۃ الایمان، پہلا باب: توحید و شرک کا بیان، صفحہ ۲۸، مکتبہ خلیل، یُوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، جنوری ۱۹۹۹)

[3] (تقویۃ الایمان، پہلا باب: توحید و شرک کا بیان، صفحہ ۲۹، مکتبہ خلیل، یُوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، جنوری ۱۹۹۹)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

﴿قرآن مجید﴾

(۱)یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

(پارہ ۶،سورۂ مائدہ،آیت ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو۔اوراس کی طرف وسیلہ ڈھونڈ واوراس کی راہ میں جہادکرواس امید پرکہ فلاح پاؤ۔

(۲)وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ (پارہ۱،سورۂ بقرہ،آیت نمبر۸۹)

ترجمہ: اوراس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

(۳)وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۔ (پارہ۵،سورۂ نساء،آیت ۶۴)

ترجمہ: اوراگر جب وہ اپنی جانوں پرظلم کریں تواے محبوب تمہارے حضورحاضرہوں پھراللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے توضروراللہ کوبہت توبہ کرنے والامہربان پائیں۔

فائدہ: ان کے علاوہ بکثرت آیات ہیں تبرکاًانہی تین پراکتفا(کافی ہونا) کیاگیاہے تفصیل فقیر کی تصنیف ''الوسیلہ'' میں پڑھئے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

(۱)عن سورهل تنصرون الا بفعفائکم بدعوتهم واخلاصهم۔ [۱]

یعنی حضرت سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم مددنہیں کئے جاتے مگربوسیلہ اپنے کمزوروں کے ان کی دعاواخلاص کی وجہ سے۔

فائدہ: اس روایت سے ثابت ہواکہ صفاءیعنی محبوبانِ خداکی برکت اوروسیلہ سے اللہ تعالیٰ ہماری مددفرماتاہے۔اس کی مزیدتوضیح آتی ہے۔

(۲)جب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ کاانتقال ہوگیاتھاتوآپ ﷺ نے خودصحابۂ کرام کے ساتھ

---

[۱] (صحیح وضعیف الجامع الصغیروزیادۃ،حدیث ۴۱،جلد۱،صفحہ۵،المکتب الاسلامی)

(جامع الاحادیث،حرف الھا،الحدیث ۲۵۰۵۱،جلد۲۲،الصفحۃ ۳۵۱)

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء،أبومسعودالموصلی،جلد۸،صفحہ۲۹۰،دارالکتاب العربی،بیروت)

(کشف الخفاء،جلد۲،صفحہ۳۲۲،داراحیاءالتراث العربی،بیروت)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مل کر قبر تیار کی اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی باہر نکالی اور جب قبر تیار ہوگئی

فَلَمَّا فَرَغَ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاضْطَجَعَ فِيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا، بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۵

یعنی پس جب قبر بنانے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اس قبر میں لیٹ گئے اور کہا سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئیگی (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور قبر میں نکیرین کو جواب دینے کی توفیق عطا فرما اور قبر کشادہ کردے۔ اپنے نبی (محمد ﷺ) اور جو ہم سے پہلے انبیاء کرام ہیں اُن کے وسیلے سے بیشک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(۳) عَنْ أَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صَلَى اللّٰهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِی مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوبِی إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ – أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ" ۶

یعنی حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلا نماز کی طرف پھر اس نے کہا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تجھ سے سوال کرنے والوں کے وسیلے سے اور نماز کی طرف اپنے چلنے کے وسیلے سے۔ بیشک میں تکبر و غرور اور ریاکاری اور نمائش کے لئے نہیں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا چاہتے ہوئے نکلا ہوں پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو آگ سے بچا اور میرے گناہ معاف فرما۔ بیشک تو ہی گناہ معاف فرماتا ہے (جو یہ دعا کرے) تو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص اس پر متوجہ ہوتی ہے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہر مشکل کے وقت بارگاہِ رسالت میں وسیلہ پیش کیا۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

---

۵ (حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، عاصم بن سلیمان الأحول، جلد۳، صفحہ۱۲۱، دار الکتاب العربی، بیروت)

۶ (سننِ ابن ماجہ، کتاب المسجد والجماعات، باب المشی الی الاصلوۃ، حدیث ۷۸۸، جلد۱، صفحہ ۲۵۶، دار الفکر بیروت)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا . قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔[7]

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط سالی میں اس طرح دعا کی اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو ہمیں سیراب کرتا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے کہا راوی نے تو وہ سیراب کردیئے گئے۔

فائدہ: اس حدیث شریف کی مزید وضاحت فقیر کے رسالہ ''وسیلہ بالاشخاص'' میں دیکھئے۔

نابینا صحابی: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلاً ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ –صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِى. قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ. قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّىْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هَذِهِ لِتُقْضَى لِىْ ۔[8]

یعنی حضرت عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک کمزور بینائی کا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ مجھے اس مجبوری سے عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا کہ حضور دعا کردیں راوی نے کہا کہ حضور نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے رحمت والے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے نبی میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہوجائے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں صاف صاف ہے کہ حضور ﷺ نے صحابی کو وسیلہ کا طریقہ خود سکھایا اور بیہقی شریف میں ہے کہ اس وسیلہ کی برکت سے وہ نابینا بینا ہوگیا۔

---

[7] (بخاری شریف، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، حدیث ۹۶۴، جلد ۱، صفحہ ۳۴۲، دار ابن کثیر، الیمامۃ-بیروت)

[8] (ترمذی شریف، حدیث ۳۵۷۸، کتاب الدعوات، باب اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، جلد ۵، صفحہ ۵۶۹، دار احیاء التراث العربی-بیروت)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وسیلہ آدم علیہ السلام: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ، قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَا آدَمُ! وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟" قَالَ: لِأَنَّكَ يَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأُحِبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ وَإِذْ سَأَلْتَنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ" [9]

یعنی حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے مُلوّث ہوئے تو انہوں نے عرض کی اے رب میں تجھ سے بوسیلہِ محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے پہچانا کہ میں نے انہیں پیدا ابھی نہیں کیا ہے۔ عرض کیا اے رب جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب مخلوق کا نام ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میرے نزدیک مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے ان کے توسل سے سوال کیا ہے تو میں نے تیری مغفرت کردی اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔

فائدہ: یہ روایت میں نے اس لئے نقل کی ہے تاکہ معلوم ہو کہ بابا آدم علیہ السلام کی وسیلہ سے مشکل حل ہوئی۔ وسیلہ شرک ہوتا تو بابا آدم علیہ السلام ہرگز یہ عمل نہ کرتے اور حدیث بھی صحیح ہے اس کی تحقیق "ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں دیکھئے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

---

[9] (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، جلد۱، صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰، دار الکتب العلمیة)
(دلائل النبوة للبیهقی، المقصد الأول، فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلاة والسلام، جلد۱، صفحہ ۱۱۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)
(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبیاء والمرسلین، ذکر الأنبیاء علیهم السلام، ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی هي دلائل النبوة، حدیث ۴۲۸۶، جلد۳، صفحہ ۵۱۷، دار المعرفة)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی حضرت عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر سے ابوطالب کا یہ شعر سنا

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالَ الْيَتَامَى عِصْمَةً لِلأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلم – يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ . [10]

یعنی اور قسم ہے اس گورے چہرہ کی جس کے وسیلے سے بادل سے سیرابی (تروتازگی) طلب کی جاتی ہے یتیموں کا ماویٰ (ٹھکانا) اور خاکساروں (حاجزی کرنے والے) کی پناہ ہے۔ عمر بن حمزہ نے کہا کہ ہم سے سالم نے حدیث بیان کی کہ بسا اوقات (بہت دفعہ) میں شاعر کا یہ ذکر کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف نظر کرکے سیرابی طلب کی جاتی ہے تو بارش ہونے لگتی یہاں تک کہ ہر پرنالہ بہنے لگتا۔

اعرابی صحابی: (عرب کے خانہ بدوش صحابی) عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلم – فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ . فَدَعَا، فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكُهَا . فَقَامَ – صلى الله عليه وسلم – فَقَالَ « اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ » . فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ [11]

یعنی حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یارسول اللہ جانور ہلاک ہونے لگے اور راستے بند ہوگئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے دعا کی تو جمعہ سے جمعہ تک ایک ہفتہ برابر ہم پر بارش ہوئی تو وہی شخص پھر خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکانات گرنے لگے اور راستے بند ہوگئے اور جانور مرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر برسا اور وادیوں اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر (بادل) شہر مدینہ سے ہٹ گیا جیسے کپڑا اپھٹ جاتا ہے۔

فائدہ: صحابی نے صحابہ کرام کے مجمع میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مشکل کا حل عرض کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی اِستِدعا (خواہش) قبول فرما کر مشکل حل کردی۔ اگر وسیلہ بنانا شرک ہوتا سرکارِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے کب برداشت فرماتے اور

---

[10] (بخاری شریف، کتاب الاستقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، حدیث ۹۶۳، جلد ۱، صفحہ ۳۴۲، دار ابن کثیر، الیمامۃ - بیروت)

[11] (بخاری شریف، کتاب الاستقاء، باب اذا استشفعو الی الامام لیستسقی لھم لم یردھم، حدیث ۹۷۳، جلد ۱، صفحہ ۳۴۵، دار ابن اکثیر، المامۃ - بیروت)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کی اِستِدعا پر مشکل حل کرنے کے بجائے اسے وسیلہ سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کا بَدَوِی (عرب کے خانہ بدوش) کی درخواست قبول فرمانا ہمارے مسئلہِ مذکورہ (ذکر کیا گیا) کا حل۔

مزار پر وسیلہ: محمد بن حرب الهلالي، قال: أتيت قبر النبي –صلى الله عليه وسلم– فزرته وجلست بحذائه "بمعجمة ومد بمقابله," فجاء أعرابي فزاره، ثم قال: يا خيرة الرسل, إن الله أنزل عليك كتابًا صادقًا قال فيه: {وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا } (النساء:64) التفت عن استغفرت لهم تنويهًا بشأنه, {لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا} عليهم {رَحِيمًا} بهم, وقد جئتك مستغفرًا من ذنبي, مستشفعًا بك إلى ربي، وأنشأ يقول:

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه ... فطاب من طيبهنّ القاع والأكم

نفسي الفداء لقبر أنت ساكنه ... فيه العفاف وفيه الجود والكرم

ووقف أعرابى على قبره الشريف وقال: اللهم انك أمرت بعتق العبيد وهذا حبيبك وأنا عبدك، فاعتقنى من النار على قبر حبيبك، فهتف به هاتف: يا هذا، تسأل العتق لك وحدك، هلّا سألت العتق لجميع الخلق، اذهب فقد أعتقناك من النار [12]

یعنی محمد بن حرب سے مروی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا اور بیٹھ گیا تو ایک اعرابی بدوی آیا اور اس نے عرض کیا اے بہترین مرسلین اللہ نے تم پر سچی کتاب نازل فرمائی اور اس میں یہ فرمایا اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللہ کو ضرور بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے تو میں آپ کے حضور اپنے گناہ سے مغفرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف آپ کے وسیلہ سے سفارش چاہتا ہوں اور اس نے یہ شعر پڑھا۔ اے بہتر ان سب سے جو زیر زمین مدفون ہوں تو ان کی خوشبو سے گورستان (قبرستان) معطر ہو جائے میری جان اس قبر پر قربان جس میں آپ ہیں، اس میں ہی جُود و عَفاف (سخاوت اور پرہیزگاری) اور کرم (عنایت و مہربانی) اے جانِ پاک۔ پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک کھڑا رہا اور اس نے کہا اے اللہ تو نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ تیرے حبیب ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں تو مجھے دوزخ سے آزاد کر اپنے حبیب کے مزار پر تو مجھے ہاتف (غیب کی آواز دینے والا فرشتہ) نے آواز دی اے آزادی مانگنے والے صرف اپنے لئے کیوں مانگ رہا ہے تمام مخلوق کے لئے کیوں نہ مانگا جاؤ ہم نے تم کو دوزخ سے آزاد کیا۔

---

[12] (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، الفصل الثانی: فی زیارة قبره الشریف ومسجد المنیف، جلد۱۲، صفحه۱۹۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وسیلہ عبداللّٰہ بن القرط باھل بیت: حضرت عمر فاروق نے حضرت عبداللہ بن قرط صحابی کے ہاتھ اپنا خط ابوعبیدہ بن الجرح کے نام یرموک میں بھیجا اور سلامتی کی دعا کی۔ عبداللہ جب مسجد سے باہر آئے تو خیال آیا کہ مجھ سے خطا ہوئی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر سلام عرض نہیں کیا اس لئے وہ روضہ شریف پر حاضر ہوئے۔ وہاں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرات علی ابن ابی طالب و حضرت عباس حاضر تھے۔ امام حسن حضرت علی کی گود میں امام حسین حضرت عباس کی گود میں تھے۔ حضرت عبداللہ نے حضرت علی و حضرت عباس سے عرض کیا کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ہر دو (دونوں) نے روضہ شریف پر ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا کی، **اللھم انا نتوسل بھذاالنبی المصطفیٰ والرسول المجتبیٰ الذی توسل به آدم فأجبت دعوته، وغفرت خطیئته الاسھلت علی عبدالله طریقه وطویت له البعید وأیدت أصحاب نبیك بالنصر انك سمیع الدعاء۔** [۱۳]

یعنی یااللہ! ہم اس نبی مصطفیٰ ورسول مجتبیٰ (کہ جن کے وسیلہ سے حضرت آدم کی دعا قبول ہوگئی اور ان کی خطا معاف ہوگئی) کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ تو عبداللہ پر اس کا راستہ آسان کردے اور بعید (دور) کو نزدیک کردے اور اپنے نبی کے اصحاب کی مدد فتح سے کردے بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اب جایئے اللہ تعالیٰ حضرت عمر و حضرت عباس و حضرت علی و حضرت حسن و حضرت حسین و ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو رد نہ کرے گا حالانکہ انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں اس نبی کا وسیلہ پکڑا ہے جو اکرم الخلق ہیں۔ [۱۴]

فوائد: (۱) مزارات پر جا کر حل مشکلات کے لئے جانا صحابہ کی سنت ہے۔ (۲) وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے مانگنا (۳) محبوبانِ خدا کے وسیلہ سے مقصد کی کامیابی سے پُرامید ہونا وغیرہ وغیرہ (۴) اہل بیت کا عقیدہ کہ اہل بیت کے وسیلہ جلیلہ سے مشکلیں لازماً حل ہوتی ہیں (۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) (۶) صحابہ کرام، امہات المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) باہم (آپس میں) شِیر وشکر (گھل مل جانا یعنی ایک ہونا) تھے۔ اختلاف اور جھگڑوں کا شوشہ (فتنہ انگیز بات) دینِ سپاہ کی ٹولی نے چھوڑا ہوا ہے۔ (۷) خلافت فاروق اس طرح ان سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم برحق ہے یونہی عثمان غنی وسیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

---

[۱۳] (فتوح الشام، ذکر وقعۃ الیرموک، جبلۃ بن الأیھم، جلد ۱، صفحہ ۱۶۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۱۴] (فتوح الشام، ذکر وقعۃ الیرموک، جبلۃ بن الأیھم، جلد ۱، صفحہ ۱۶۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مزید توضیح: نفس مسئلہ یعنی صحابہ کرام کا طریقہ وسیلہ بطورِ دلیل کا یقین تو ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشکلات کے وقت بارگاہِ حق میں اس کے پیاروں کا وسیلہ پیش کرتے لیکن اس روایت کا پس منظر بھی خالی از دلچسپی نہیں۔ فقیر اس کی توضیح (وضاحت) کرتا ہے تا کہ اہل سنت کا دل باغ باغ ہو۔ صرف اور صرف وسیلہ سے کام چلانے کے واقعہ کا پسِ منظر۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں مجاہدین نے کافروں کے چھکے چھڑا دیئے جب ملک شام کے اکثر اور قابل ذکر علاقے نصاریٰ کے ہاتھ سے نکل گئے اور مسلمانوں نے وہاں فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑ دیئے تو بادشاہ روم ''ہرقل'' کو بڑی تشویش و پریشانی لاحق ہوئی اس نے آخری بار ایک کاری ضرب لگانے کے لئے اپنی پوری قوت مجتمع (جمع) کرنے کا ارادہ کر لیا اور کم و بیش پانچ لاکھ فوج جمع کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ان میں ساٹھ ہزار وہ عرب باشندے بھی تھے جنہوں نے اپنا آبائی دین ترک کر کے نصرانیت اختیار کر لی تھی اب نصاریٰ ہی کی طرح مشرک تھے انہوں نے میدانِ یرموک میں پڑاؤ ڈال دیا۔ لاکھوں کی تعداد کے مقابلے میں مسلمان صرف تیس ہزار تھے بظاہر کوئی مقابلہ ہی نہ تھا اس لئے نصاریٰ اور ان کے ہم عقیدہ عربوں کے حوصلے بڑھے ہوئے تھے مگر مجاہدین اپنی جگہ بالکل مطمئن تھے انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت (حمایت اور مدد) پر پورا بھروسہ تھا جس کا اظہار انہوں نے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کیا جناب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ مشرک اپنی کثرت پر نازاں (مغرور) ہیں اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہیں کہ وہ ناقابلِ تسخیر ہیں۔ میں ان کا یہ گھمنڈ مٹی میں ملانا اور یہ غرور توڑنا چاہتا ہوں اور عملی طور پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ تعداد کی کثرت کوئی معنی نہیں رکھتی ہم تعداد میں اگرچہ کم ہیں مگر ان کی کثرت پر بھاری ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ صرف تیس جان باز مجاہد لے کر ساٹھ ہزار عیسائی عربوں کے مقابلے میں نکلوں اور اُن سے پنجہ آزمائی کرو اس طرح ایک غازی کے حصہ میں دو دو ہزار کافر آئیں گے مگر مجھے تائید الٰہی پر بھروسہ ہے کہ ہم تیس آدمی ساٹھ ہزار عیسائی عربوں کو بھگانے اور تہہ تیغ (تلوار سے قتل) کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔ اگر ہم نے یہ مَعرِکہ (جنگ) سر کر لیا تو جو مقامی نصاریٰ ہیں اُن کے حوصلے پست (کم) ہو جائیں گے۔ حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیرت سے حضرت خالد کو دیکھا مگر جب دیکھا کہ وہ سنجیدہ ہیں تو اس عجوبہِ روزگار (انوکھا کام) کاروائی پر باقاعدہ عمل کی اجازت دینے کے لئے تیار ہو گئے مگر تیس کے بجائے ساٹھ مجاہدین میدان میں لے جانے کا حکم دیا۔

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

پھر دنیا نے دیکھا کہ صرف ساٹھ مجاہدین نے ساٹھ ہزار کافروں کا بڑی جرأت اور بے جگری کے ساتھ شام تک مقابلہ کیا اور دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا۔ آخر کار وہ تاب نہ لا کر پسپا ہوا اور پانچ ہزار آدمی کٹوا کر پیچھے ہٹ گیا۔

صرف دس مسلمان شہید ہوئے، پچیس دشمن کے تعاقب میں نکل گئے اور باقی قیدی ہوئے جو بعد میں چھڑا لئے۔

یہ واقعہ مسلمانوں کی قوتِ ایمانی، تائید ربانی (اللہ تعالیٰ کی حمایت) پر بھروسہ، اسلام کے لئے جانفروشی اور دین کے لئے جان دینے کی زبردست خواہش کی زندہ مثال ہے جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ وہی قوم ایسے جوشِ جنوں اور اعجازی انداز کا مظاہرہ کرسکتی ہے جن کے پیشِ نظر دنیاوی منفعت (فائدہ) یا طلب جاہ وشوکت (شان وشوکت) اپنی ذات نہ ہو بلکہ کوئی اعلیٰ اور آفاقی مقصد ہو۔

فتح ونصرت کے راز کا اظہار: مذکورہ بالا فتح ونصرت کی داستان حیران کن ہے لیکن اس سے حیرانی کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اللہ والوں کے وسیلوں سے اس سے بھی بڑھ کر بڑی مشکلات حل ہوتی ہیں یہاں بھی وہی وسیلہ نبی علیہ السلام کا کام آ گیا۔ چنانچہ فتح ونصرت سے پہلے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کی تفصیلات ایک خط میں لکھیں اور عبداللہ بن قرط کو حکم دیا کہ یہ خط لے کر بارگاہِ فاروقی میں مدینہ طیبہ جائیں اور آئندہ کے لئے ہدایات اور جوابات لے کر آئیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھ روز بعد مدینہ منورہ پہنچے۔

عبداللہ صحابی کا عمل اور اہل سنت کی تائید: مدینہ پاک پہنچ کر حضرت عبداللہ اپنی ساری عملی کاروائی خود سناتے ہیں کہ میں نے اپنی اونٹنی بابِ جبرئیل علیہ السلام پر بٹھائی۔ ”اتیت الروضة وسلمت علی رسول اللّٰہ“ میں روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سلام پیش کیا اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔

”وقبلت یدیه وسلمت علیه“ اور اُن کے ہاتھ چومے اور سلام کہا اور امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ کا خط دیا۔

جنگ کی تفصیلات زبانی بھی سنائیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے تفصیلات سن کر کہا دشمن کی عددی برتری اور کثرت سے تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ وہی معرکہ ہے جس کی تفصیلات سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ہی بتائی ہوئی ہے اس کا انجام مسلمانوں کے حق میں ہوگا اس لئے میدانِ جنگ میں جا کر مجاہدین کو تسلی دو اور خوشخبری سنا دو کہ فتح ونصرت ان کے قدم چومے گی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب لکھ دیا اور جنگی ہدایات جاری فرما دیں۔ عبداللہ وہ خط لے کر میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہونے کے لئے باہر نکلے اور الوداعی سلام

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

پیش کرنے کے لئے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔

اُس وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں اہلِ بیتِ نبوت کے چشم و چراغ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت ابن عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی موجود تھے اور تلاوتِ کلام پاک فرما رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے دربارِ رسالت ﷺ میں سلام پیش کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان جملہ ہمنشینوں کو عرض کیا آپ میرے لئے اور میدانِ جنگ میں موجود مجاہدین کے لئے دعا کریں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ تمہیں چاہیے تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کراتے کیا تمہیں علم نہیں کہ اُن کی دعا قبول ہوجاتی ہے ان کی شان یہ ہے کہ بقول حضور نبی پاک ﷺ اگر سلسلۂ نبوت جاری ہوتا تو عمر نبی ہوتے۔ اس کے علاوہ کتنی ہی آیات اُن کی رائے اور تائید و موافقت (حمایت اور اتفاق) میں نازل ہوئی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں نے اُن سے دعا کروالی ہے اور اب آپ سے بھی دعا کروانا چاہتا ہوں خصوصاً جب کہ آپ حضرات روضۂ اطہر کے قریب تشریف فرما ہیں۔ اس موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو معنی خیز نورانی دعا کی وہ توسّل (وسیلہ) کا بہترین ثبوت ہے اور اہلبیتِ نبوت کے عقیدے کی نمائندہ مثال ہے۔

آپ نے فرمایا: اللھم انا نتوسل بھذاالنبی المصطفیٰ والرسول المجتبیٰ الذی توسل به آدم فأجبت دعوته، وغفرت خطیئته الاسھلت علی عبدالله طریقه وطویت له البعید وأیدت أصحاب نبتك بالنصر انك سمیع الدعاء۔ [15]

یعنی اے اللہ ہم تیرے دربار میں تیرے برگزیدہ نبی اور منتخب رسول ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام نے جن کا وسیلہ پیش کیا تو تو نے ان کی دعا قبول کی اور لغزش معاف فرمادی یا خدا عبداللہ کا سفر آسان اور طویل راہ مختصر کردے اور اپنے نبی ﷺ کے اصحاب کی مدد فرما بے شک تو دعائیں سننے والا ہے۔

انتباہ: اس سے بڑھ کر صحابہ و اہل بیت سے ثبوتِ وسیلہ اور کیا چاہیے پھر وسیلہ کی برکت سے جو فتح و نصرت نصیب ہوئی وہ بھی مسلک اہل سنت کی مضبوط دلیل ہے۔

بلال بن حارث صحابی اور وسیلہ: خلاصۃ الوفاء میں ہے، رواہ البیھقی وابن أبی شیبة بسند صحیح عن مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه وکان خازن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال

---

[15] (فتوح الشام، ذکر وقعۃ الیرموک، جبلۃ بن الأیھم، جلد۱، صفحہ ۱۶۸، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

أصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبیﷺ فقال یارسول اللّٰہ أستسق لأ متك فانه قد هلكوا فأتاه رسول اللّٰہﷺ فی المنام فقال ائتی عمر فاقرأه السلام وأخبره أنهم مسقون وقل له علیك الكیس الكیس فأتی الرجل عمر رضی اللّٰہ عنه فأخبره فبكی عمر ثم قال یا رب ماآلوا الا ما عجزت عنه۔ [16]

یعنی حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن (خزانچی) تھے کہتے ہیں کہ مدینہ شریف میں بزمانہ عہد خلافتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قحط پڑا تو ایک شخص (جس کا نام بلال بن حارث ہے) حضورﷺ کی قبر شریف کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہﷺ اپنی امت کے لئے پانی مانگیئے وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں اس شخص کے خواب میں رسول اللہﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ عمر کے پاس جاؤ اور سلام کہو اور یہ خوشخبری پہنچاؤ کہ پانی برسے گا لوگ سیراب ہوں گے اور ان سے یہ کہو کہ تم ہوشیاری کا التزام کرو وہ شخص حضرتِ عمر کے پاس آیا اور یہ ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمر زار زار روئے اور کہا اے پروردگار ہم قصور نہیں کرتے مگر اس چیز میں کہ ہم اس میں عاجز ہوتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے چند امور ثابت ہوئے ہیں۔

(۱) توسل واستغاثہ (وسیلہ اور فریاد) اور عرضِ مدعا کے لئے مزارِ اقدس پر حضور رحمۃ للعالمینﷺ کے جانا۔

(۲) حضور نبی پاکﷺ کا عرضِ مستغیث (فریاد کرنے والا) وتوسل سن لینا اور قبول فرمانا۔

(۳) مستغیث کی خاطر اور تشفی (تسلّی) فرمانا کہ خواب میں آکر اپنے دیدار وخطاب سے مشرف فرمانا۔

(۴) مقصد براری کی بشارت۔

(۵) حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستغیث کی معرفت اسلام وپیغام ومژدہ بھیجنا۔

(۶) مستغیث کا حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام وپیغام اور مژدہ کا پہنچانا جو دلیل کامل ہے۔

(۷) حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سب باتوں کی تصدیق: اگر مزارِ مقدس پر توسل (وسیلہ) کے لئے جانا معاذ اللہ ممنوع اور شرک ہوتا تو فاروقِ اعظم کب اس کی تصدیق اور تقریر اور قبول فرماتے بلکہ متوسل پر حاضری مزارِ اقدس اور توسل کے بارے میں ضرور انکار فرماتے یہاں قول وفعل صحابی سے توسل بعد وصال اور توسل کے لئے مزار شریف پر حاضر ہونا ثابت اور مُحقّق ہوا اور اپنے مقام میں ثابت اور مقرر ومسلم ہے کہ قول وفعل وتقریر صحابی ہے۔

---

[16] (خلاصۃ الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ، الباب الأول فی فضلها ومتعلقاتها وفیه عشرۃ فصول، الفصل الثانی ”فی توسل الزائر به صلی اللہ علیه وسلم الی ربه الخ، جلد ۱، صفحہ ۴۹)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قال الشيخ عبدالحق المحدث الدهلوی فی مقدمة المشکوة

اعْلَم أَن الحَدِيْث فِي إصطلاح جُمْهُورِ الْمُحدثين يُطلق على قَول النَّبِي صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم وَفعله وَتَقْرِيره وَمعنى التَّقْرِير أَنه فعل أحد أَو قَالَ شَيْئا فِي حَضرته صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم وَلم يُنكره وَلم يَنْهَهُ عَن ذَلِك بل سكت وَقرر وَكَذَلِكَ يُطلق الحَدِيث على قَول الصَّحَابِيّ وَفعله وَتَقْرِيره وعَلى قَول التَّابِعِيّ وَفعله وَتَقْرِيره [۱۷]

یعنی عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں جب حدیث سے حضوراقدس کے مزارمقدس پرتوسل کے لئے جانا اوراس توسل سے مراد کا پانا ثابت ہوا اور حدیث صریح (ظاہر)،قولی وفعلی رسول اللهﷺ سے ہم ثابت کریں گے کہ توسل جس طرح انبیاء علیہ السلام کے ساتھ جائز ومنسون یا مستحب ہے اس طرح اولیاءکرام کے ساتھ جائز ومستحب ہے اور جوامر (کام) جائز ہے اس کے لئے سفربھی جائز ہے۔

ثابت ہوا کہ حضرتِ غوثِ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِمبارک پر حاضر ہونا توسل کے لئے اوراس طرح دوسرے بزرگوں کے مزارات پر جائز بلکہ مستحب ہے بلکہ یہ اعظم قرابت (بہت بڑا ذریعہ) ہے۔شفاء السقام میں علامہ محقق تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں حدیث مذکورہ کی نقل کے بعد ومحل الاستشهاد في هذا الأثر: طلبه الاستسقاء من النبي صلى اللّٰه عليه وسلم بعد موته في مدة البرزخ، ولا مانع من ذلك، فإن دعاء النبي صلى اللّٰه عليه وسلم لربه تعالى في هذة الحالة غير ممتنع، وقد وردت الأخبار على ما ذكرنا، ونذكر طرفا منه وعلمه صلى اللّٰه عليه وسلم بسؤال من يسأله ورد أيضا ومع هذين الأمرين ؛فلا مانع من أن يسأل النبى صلى اللّٰه عليه وسلم الاستسقاء كما كان يسأل في الدنيا. [۱۸]

یعنی اس اَثر (حدیث کی ایک قسم) سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عالمِ برزخ میں سرورِعالمﷺ سے توسل اوراستغاثہ کیا گیا حضورﷺ سے بارش برسانے کی طلب کی گئی اوراس میں کچھ مضایقہ (حرج) نہیں نہ اس کا کوئی مانع (منع کرنے والا) ہے اس واسطے کہ حضورﷺ سے استمداد (مدد مانگنا) اورسوال کرنا اس حالت میں اس حضور کا سائل (سوال کرنے والا) کے واسطے

---

[۱۷] (مقدمة فی أصول الحدیث،الفصل الأول فی تعریف الحدیث وأنواعه،جلد۱،صفحہ۳۳،دارالبشائر الاسلامیة،بیروت)

[۱۸] (شفاء السقام فی زیارة خیرالانام،صفحہ۳۸۲-۳۸۱،دارالکتب العلمیة بیروت)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سفارش کرنا اور حق تعالیٰ سے دعا کر کے اس کی مراد بھرلانا (پورا کرنا) ممتنع (منع کرنے والا) نہیں ہے بلکہ اس باب میں احادیث وارد ہیں اور نیز حدیثوں سے ثابت ہے کہ عالمِ برزخ میں حضور سائل کے سوال کو سنتے ہیں حضور کو متوسل کے عرض (گزارش) ومعروض (گزارش کرنے والا) کا بخوبی علم ہے تو جیسے حالتِ دنیاوی میں حضور سے توسل کرتے کُل مرادیں مانگنے مانند مینہ وغیرہ کے اگر عالمِ برزخ میں حضور کہ حیاتِ حقیقی حی قیوم کے ساتھ حی ہیں مرادیں مانگیں تو اس کا کوئی مانع نہیں ہے۔

خلاصۃ الکلام میں سید احمد دحلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا ہی فرماتے ہیں جیسا کہ میں نے لکھا ہے،

وروى البيهقي وابن ابى شيبه باسناد صحيح ان النا س اصابهم قحط فى خلافة عمر رضى الله تعالىٰ عنه فجاء بلال بن الحرث رضى اللّٰه تعالىٰ عنه الى قبر النبى ﷺ وقال يارسول الله ﷺ استسق لامتك فانهم هلكوا فأتاه رسول اللّٰه ﷺ فى المنام وأخبره انهم يسقون وليس الاستدلال بالرؤيا للنبى ﷺ فان رؤياه وان كانت حقالكن لا تثبت بها الاحكم لامكان اشتباه الكلام على الرائى لالشك فى الرؤيا وانما الاستدال بفعل بلا ل بن الحرث فى اليقظة فانه من أصحاب النبى ﷺ فاتيانه لقبرالنبى ﷺ ونداؤه له وطلبه ان يستسقى لامة دليل على ان ذلك جائز وهو من باب التوسل والتشفع والاستغاثه به ﷺ وذلك من أعظم القربات۔ [19]

(اس کا ترجمہ اور خلاصہ اُوپر مذکورہ ہوا)

ازالہ وھم: بعض لوگ نجدی کے چیلے اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب کی بات ہے ہم ان کے رد میں کہتے ہیں کہ یہ عام خواب نہیں نبی پاک ﷺ کی زیارت کا خواب ہے جو ہر شک وشبہ سے پاک ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے علاوہ ازیں ہمارا استدلال (ثبوت) تو بلال صحابی کے عمل سے ہے کہ وہ خواب کے بعد اور پہلے جو کیا وہ ہمارا مدعا ہے مثلاً

(۱) مزارات پر حل مشکلات کے لئے حاضری (۲) حضور ﷺ اور ہر اصحابِ مزار کو زندہ سمجھ کر عرض کرنا (۳) عرض کے بعد مشکل حل ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

---

[19] (خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام، صفحہ ۲۵، مکتبۃ الحقیقۃ بشارع دار الشفقۃ، استنبول، ترکیا)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

توسل اعرابی اور صحابہ کرام: عن العتبي أنه قال كنت جالسا عند قبر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وإذا بأعرابي قد أقبل على ناقة له فنزل وعقلها ودنا إلى حجرة النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وأنشأ يقول

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه ... فطاب من طيبهن القاع والأكم

نفسي الفداء لقبر أنت ساكنه ... فيه العفاف وفيه الجود والكرم

ثم قال الأعرابي وجدت اللّٰه تعالى يقول: { وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا} وقد جئتك يا رسول اللّٰه مستغفرا من ذنبي مستشفعا بك إلى ربي وانصرف قال العتبي فنمت فرأيت النبي صلى اللّٰه عليه وسلم في النوم فقال لي يا عتبي الحق الأعرابي فقل له إن اللّٰه عز وجل قد غفر له.

رواه ابن عساکر فی تاریخه وابن الجوزی فی مثیر العزم والامام هبة اللّٰه فی توثیق عری الایمان۔ [20]

فائدہ: اعرابی کا مشہور قصوں میں سے اور نام کتاب چاروں مذہب کے اماموں نے اور راویوں نے اس کو نقل کیا ہے مختلف روایتوں اور متفرق (الگ الگ) متعددہ (بہت ساری) حکایتوں سے جس سے توسل کا اثبات ظاہر وروشن ہے اور نیز زیارت اور توسل کے لئے مزار شریف پر حاضری اور اس کا استحسان (پسندیدگی) سَلَف (پہلے کے لوگ) سے مُبَرہَن (ثابت) اور مزارات اولیاء ومشائخ (بزرگوں) کاملین اس حکم میں درباب (سبب) توسل اس سے مُلحَق (جڑا ہوا) اور مُتعیَّن (لگا ہوا) اور اس کی تصریح (تشریح) اکابر کے کلام میں موجود اور متعین ہے۔ شیخ جذب القلوب میں لکھتے ہیں۔ حکایت اعرابی کے بعد

از رحلت آنحضرت ﷺ بزیارت آمد وایں آیت راخواند مشهور است وجمیع ارباب مذاهب که تصنیف مناسک حج کروه اندایں حکایت راآور وه استحسان نموده وبسیارے از ائمہ اعلام باسانیدی که آرند روایت آں کرده محمد بن حرب هلالی گوید هم مدینه آمدم وزیارت قبر ﷺ کردم و در مقابل آں نشستم

---

[20] (معجم ابن عساکر، حروف العین، الحدیث ۷۳۸، جلد۱، صفحہ ۶۰۰-۵۹۹، دار البشائر، دمشق)

(مثیر العزم الساکن الی اشرف الأماکن، أبواب ذکر مسجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، بَابُ ذِکْرِ کَلِمَاتٍ حُفِظَتْ عَنْ زُوَّارِ قَبْرِهٖ وَاَحْوالٍ جرت لھم، الحدیث ۴۷۷، جلد۲، صفحہ ۳۰۱، دار الرایۃ)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ناگاہ اعرابی آمد وزیارت کرد وگفت یا خیرالرسل حق سبحانہ وتعالیٰ کتابے برتو فرستاد صادق ودروے فرمود ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ الآية من برتو آمدہ ام استغفار از ذنوب خود ومستشفیع بجناب تو دیگر یست وادیں ابیات انشانمود۔

قطعه

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه فطاب من طیبین القاع والاکم
نفسی الفداء بقبر انت ساکنه فیه العفاف وفیه الجود والکرم

بعداز انصراف اداآنحضرت را ﷺ بخواب می بینم کہ میفر مایدان مروراء دریاب وبشارت دہ کہ حق تعالیٰ اورا بشفاعت من مغفرت دادو گناہان اورا بخشید ﴿فائدہ﴾ شیخ۔

توسل واعرابی اور علی المرتضیٰ

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام اور مواهب اللدنیه اور خلاصة الوفاء میں ہے

عن علی کرم الله وجهه الکریم قال قدم علینا اعرابی بعد ما دفنا رسول اللهﷺ بثلا ثة أیام فرمی بنفسه علی قبره وحنا من ترابه علی رأسه وقال یارسول اللهﷺ قلت فسمعنا قولك ووعیت عن الله سبحانه وماوعینا عنك وکان فیما أنزل علیك ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ الآية وقد ظلمت نفسی وجئتك تستغفرلی فنودی من القبر أنه قد غفر لك۔ [۲۱]

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے دفن کے تین روز بعد ایک اعرابی آیا اور قبر شریف کو لپٹ گیا اور قبر شریف سے ایک مٹھی مٹی لے کر اپنے سر پر رکھی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے جو فرمایا تھا

---

[۲۱] (مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام، صفحہ۲۱، دارالکتب العلمیۃ البیروت)
(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، الفصل الثانی: فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجد المنیف، جلد۱۲، صفحہ۱۹۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)
(خلاصۃ الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ، الباب الأول فی فضلھا ومتعلقاتھا وفیہ عشرۃ فصول، الأول "فی فضل الزیارۃ وتأکدھا وشد الرحال الیھا وصحۃ نذرھا وحکم، جلد۱، صفحہ۴۵)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہم نے اسے سنا اور جو کچھ آپ نے اللہ تعالیٰ سے محفوظ کیا ہم نے اسے آپ سے سیکھ کر محفوظ اور یاد رکھا آپ پر جو قرآن شریف اترا ہے اس کی ایک آیت یہ ہے وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الیٰ آخرہ یعنی آپ کی امت جس وقت اپنی جان پر ظلم کرے یعنی کسی گناہ میں مبتلا ہو پھر وہ اللہ سے استغفار کرے اور بخشش مانگے اور بخشش مانگیں ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ضرور پائیں گے اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رجوع (توجہ) کرنے والا نہایت رحم اور مہربانی کرنے والا۔ بے شک میں نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنی مبتلا ہوا ہوں گناہ میں اور حاضر ہوا ہوں حضور کے پاس اس لئے کہ آپ ہمارے لئے اللہ سے مغفرت چاہیں اور بخشش مانگیں۔ اسی وقت قبر شریف سے آواز آئی کہ یقیناً تیری مغفرت ہو گئی اور تو بخش دیا گیا۔ اس سے بھی مزار شریف کی حاضری اور عرض اور قبولیت اور توسل کا ثبوت ظاہر ہے۔

فائدہ: یہ طریقہ اگرچہ ایک بدو (خانہ بدوش) کا ہے لیکن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تصدیق کرنا اور اس طریقہ کو جائز رکھنا ہمارے موضوع (بحث) کے عین مطابق ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور توسل: ایک سال مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے بارے میں کہا تو حضرت ممدوحہ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر حاضر ہو کر اس میں ایک روشن دان آسمان کی طرف کھول دو تاکہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا خوب بارش ہوئی اور گھاس اُگی اور اونٹ ایسے فربہ (موٹے) ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے اس سال کو عام الفتق (سرسبز سال) کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ باب المناقب) ۲۲

فائدہ: حضرت علامہ قاضی زین الدین مراغی فرماتے ہیں کہ قحط کے وقت روشندان کا کھولنا اس وقت تک اہل مدینہ کا طریقہ ہے۔ وہ قبہ (گنبد) خضراء مقدسہ کے اسفل (نیچے) میں بجانب قبلہ کھول دیتے ہیں اگرچہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی ہے۔

علامہ سمہودی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں "آج کل اہلِ مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف کے گرد جو مقصورہ (امام کے کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اس کا وہ دروازہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارکہ کے سامنے ہے کھول دیتے ہیں اور وہاں جمع ہوتے ہیں۔" (وفاء الوفاء) ۲۳

---

۲۲ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، الحدیث ۵۹۵، جلد ۲، صفحہ ۴۰۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

۲۳ (خلاصۃ الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ، الباب الرابع: فی عمارۃ مسجدھا الأعظم النبوی ومتعلقاتہ والحجرات المنیفات، الفصل العاشر: فیما یتعلق بالحجرۃ المنیفۃ الحاویۃ للقبور الشریفۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۲)

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اجماعِ اُمت: حضرت علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دسویں صدی میں یہ کتاب لکھی اور اس صدی تک مذکورہ بالا طریقۂ وسیلہ اہلِ مدینہ میں موجود ہے اس کے بعد نجدیوں کے دور تک یہی طریقہ جاری رہا۔ اسی سے ثابت ہوا کہ وسیلہ کا طریقہ سنت صحابہ کے علاوہ تمام امت کا اجماعی اور متفق علیہ ہے اس کا منکر صرف اور صرف نجدی وہابی ہے یا پھر آج اس کے چیلے اور بس۔

انتباہ: حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ فرمان وسیلہ اور توسل کے واسطے تھا یعنی دعا چاہنا حضور ﷺ سے اور دریچہ کا کھلوانا اشارہ وتفاؤل (نیک انجام) تھا فتح باب (کشادگی) مقصود اور دعائے حضرت عین رحمت وجود ہے۔

عقائد و مسائل اهل سنت کا حل:

(۱) قحط کے دفاع کا طریقہ صلوۃ الاستسقاء (بارش کیلئے نماز) ہے لیکن صحابہ تابعین نے اس کے بجائے اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فریاد لے جانا خیر القرون سے جاری ہے اور یہی طریقہ اہل سنت کو نصیب ہے۔

(۲) ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بجائے روکنے کے اہل سنت کے دوسرے مسئلہ پر مُہر ثبت (تصدیق کرنا) فرمائی کہ انہیں مزارِ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر اظہارِ مقصد کے بجائے مزار سے اینٹ ہٹانے کا حکم فرمایا تا کہ عوام اہل سنت کو سہولت نصیب ہو کہ مزارات پر حاضری تمہارا کام ہے پھر مشکل حل کرنا اللہ عزوجل کا فضل وکرم خود بخود ہوگا وہ کریم ہے بہانہ، حیلہ وسیلہ بنانا نہ چھوڑو کام بن جائے گا کیونکہ **رحمتِ حق بهانه می جوید بهامی جویت**

وسیلہ کا طریقہ اہلِ اسلام کا اجماعی ہے۔

آخری التماس: فقیر نے صحیح احادیث سے ثابت کیا کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وسیلہ کا ثبوت باہم پہنچایا (موافق معلومات فراہم کرنا) ہے۔ اقوالِ مجتہدین اور تصریحاتِ محدثین وفقہاء وعلماء عمداً (جان بوجھ کر) نہیں لکھے کیونکہ نجدی پرست اور محمد بن عبدالوہاب کے چیلے اگر چہ حقیقتاً قرآن واحادیث کو بھی نہیں مانتے کیونکہ جو آیت وحدیث ان کے مذہب کے خلاف ہوگی اس کی غلط سلط تاویل کرتے ہیں اور علماء وفقہاء کو کسی قطار میں شمار نہیں کرتے سوائے ابن تیمیہ کے کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں بلکہ وہ سوائے اپنے اور اپنے رنگ کے علماء وعوام کو مشرک و بدعتی اور کافر کہتے ہیں۔ اہلِ اسلام عوام ان کے ریال بے حال کی لالچ میں سمجھتے ہیں کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں وہی حق ہوگا حالانکہ بفتوائے امام شافعی و دیگر جمہور علماءِ کرام ومفتیانِ عظام ابن تیمیہ و محمد عبدالوہاب نجدی کو خوارج فرقہ کے افراد کہتے ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فقیر اہلِ اسلام عوام سے اپیل کرتا ہے کہ صحابہ کرام سے بڑھ کر کوئی ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتا۔ ان کے متعلق فقیر نے کافی مواد جمع کر کے آپ حضرات کی نذر گزار کیا ہے اب آپ کے اختیار میں ہے کہ ریال بے حال کی لالچ میں آ کر صحابہ کرام و جملہ اہل اسلام کے طریقہ کو نہ چھوڑیں اسی میں آخرت کی فلاح و بہبودی ہے۔

وماعلینا الا البلا غ المبین

وصلی اللہ علیہ خیر خلقہ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ الطیبن واصحابہ للطاھرین اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۹ ذیقعد ۱۴۲۱ھ بروزِ اتوار

☆......☆......☆

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528